روزنامہ

الفضل

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 17 جولائی 2000ء - 14 ربیع الثانی 1421 ہجری - 17 وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 160

میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو یہ دعا کرتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسولؐ کی سنت کے مطابق ہم اس میت کو دفن کرتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت کو یاد رکھیں

موت کیا دور ہے؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پالے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہوگا۔ موت ایک یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں، مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے۔ بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور یہ حسرت لے کر دنیا سے کوچ کرے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے، تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب چلا۔ ہیضہ، طاعون، محرقہ، خفقان یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے، تو موت سے پہلے ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ جو دل اور روح کو فرسودہ کر دیتی ہے۔ اور وہ بھی حسرت ہوتی ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں کہ دو منٹ میں دم لینے نہیں دیتے اور جھٹ پٹ کام تمام کر دیتے ہیں۔ جس نے ایک دن بھی مطالعہ کیا کہ میں مرنے والا جانور ہوں وہ اس عذاب سے بچنے کی فکر میں ہوا جو انسان کو حسرت کے رنگ میں کھا جاتا ہے۔

ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں، سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 427)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 17 جولائی 2000ء

4-05 a.m. تلاوت-خبریں
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر-
5-10 a.m. لقاء مع العرب-نمبر383
6-20 a.m. دستاویزی پروگرام-
6-50 a.m. بیگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
(ریکارڈ-26مارچ2000ء)
10-05 a.m. تلاوت-خبریں-
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر-
11-00 a.m. درس القرآن نمبر15
12-35 p.m. لقاء مع العرب-نمبر383
1-40 p.m. اردو کلاس-نمبر357
3-00 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-35 p.m. نارویجئن سیکھئے-
5-05 p.m. فرانسیسی پروگرام
6-05 p.m. بنگالی سروس-
7-05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر138
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر
8-55 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت-درس ملفوظات
10-25 p.m. اردو کلاس نمبر358
11-30 p.m. لقاء مع العرب نمبر384

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 18 جولائی 2000ء

12-30 a.m. ترکی پروگرام
1-05 a.m. فرانسیسی پروگرام-
2-05 a.m. دینی تعلیمات
2-20 a.m. ہومیوپیتھی کلاس
3-30 a.m. نارویجئن سیکھئے-
4-05 a.m. تلاوت-خبریں-
4-30 a.m. چلڈرنز کارنر-
5-05 a.m. لقاء مع العرب نمبر384
6-10 a.m. ایم ٹی اے سپورٹس
7-00 a.m. اردو کلاس نمبر358
8-25 a.m. نارویجئن سیکھئے
8-55 a.m. فرانسیسی پروگرام
10-05 a.m. تلاوت-خبریں
10-40 a.m. چلڈرنز کلاس
11-15 a.m. پشتو پروگرام
12-25 p.m. دینی تعلیمات
12-40 p.m. لقاء مع العرب نمبر384
1-55 p.m. اردو کلاس نمبر358
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں
4-35 p.m. فرانسیسی پروگرام
5-00 p.m. بنگالی ملاقات
(ریکارڈ:14اپریل2000ء)
6-00 p.m. بنگالی سروس
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر110
8-05 p.m. فرانسیسی پروگرام
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر
9-00 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت-درس الحدیث
10-30 p.m. اردو کلاس نمبر359
11-40 p.m. لقاء مع العرب نمبر385

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 19 جولائی 2000ء

12-35 a.m ایم ٹی اے ناروے پروگرام-
1-05 a.m. بنگالی ملاقات-
(ریکارڈ-14اپریل2000ء)
2-05 a.m. ہماری کائنات-
2-30 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر110
3-30 a.m. فرانسیسی پروگرام-
4-05 a.m. تلاوت-خبریں-
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر-
5-10 a.m. لقاء مع العرب-نمبر385
6-05 a.m. بنگالی ملاقات-
7-10 a.m. اردو کلاس نمبر359
8-30 a.m. فرانسیسی پروگرام-
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر110
10-05 a.m. تلاوت-خبریں-
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر-
11-10 a.m. سواحیلی پروگرام-
12-10 p.m. ہماری کائنات-
12-40 p.m. لقاء مع العرب-نمبر385
1-45 p.m. اردو کلاس-نمبر359
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-40 p.m. اردو اسباق نمبر7
4-55 p.m. اطفال سے ملاقات (نئی)
(ریکارڈ-12جولائی2000ء)
6-00 p.m. بنگالی سروس-
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر111
8-05 p.m. اردو اسباق
9-00 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت-
10-15 p.m. اردو کلاس نمبر360
11-40 p.m. لقاء مع العرب-نمبر386

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 20 جولائی 2000ء

12-40 a.m فرانسیسی پروگرام-
1-10 a.m. اطفال سے ملاقات-
(ریکارڈ:12جولائی2000ء)
2-10 a.m. لجنہ میگزین
2-40 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر111
3-40 a.m. اردو اسباق نمبر7
4-05 a.m. تلاوت-خبریں-
4-30 a.m. چلڈرنز کارنر-
5-10 a.m. لقاء مع العرب-نمبر386
6-05 a.m. اطفال سے ملاقات-
7-10 a.m. اردو کلاس-نمبر360
8-40 a.m. اردو اسباق-
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر111
10-05 a.m. تلاوت-خبریں
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر-
11-10 a.m. سندھی پروگرام-
12-15 p.m. لجنہ میگزین
12-40 p.m. لقاء مع العرب-نمبر386
1-40 p.m. اردو کلاس-نمبر360
2-50 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-40 p.m. عربی سیکھئے-
4-55 p.m. لقاء مع العرب-
(ریکارڈ:13جولائی2000ء)
5-55 p.m. بنگالی سروس-
7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر139
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت-درس ملفوظات
10-10 p.m. اردو کلاس-
11-40 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعہ 21 جولائی 2000ء

12-40 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل-
1-00 a.m. (تبرکات) حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر
1-50 a.m. کوئز-تاریخ احمدیت-
2-35 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر139
3-40 a.m. عربی سیکھئے-
4-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر-
5-10 a.m. لقاء مع العرب-
(ریکارڈ-13جولائی2000ء)
6-10 a.m. تبرکات
7-05 a.m. اردو کلاس-نمبر361
8-20 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل-
8-35 a.m. عربی سیکھئے
8-50 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر139
10-05 a.m. تلاوت-خبریں
11-00 a.m. کوئز-تاریخ احمدیت-
11-45 a.m. سرائیکی پروگرام-
12-30 p.m. لقاء مع العرب
1-35 p.m. اردو کلاس نمبر361
2-50 p.m. انڈونیشین سروس-
3-30 p.m. بنگالی سروس-
4-05 p.m. تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
4-55 p.m. نظم-درود شریف-
5-00 p.m. خطبہ جمعہ-(براہ راست)
6-00 p.m. دستاویزی پروگرام-
6-30 p.m. مجلس عرفان-
(ریکارڈ-14جولائی2000ء)
7-30 p.m. خطبہ جمعہ
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر-
9-00 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت-درس الحدیث-
10-30 p.m. اردو کلاس-نمبر355
11-45 p.m. لقاء مع العرب نمبر387

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جگمگا دے جلوۂ توحید سے دشتِ جہاں
سرنگوں بیٹھا ہے کیا رشک قمر ہونے کے بعد

اٹھ گلستانِ جہاں میں زمزمہ پرداز ہو
خوابِ غفلت تا بکے نُورِ سحر ہونے کے بعد

جوگ لینا یا اُداسا کھینچنا آساں نہیں
آتا ہے دھونی رَمانا دربدر ہونے کے بعد

خاک سے کمتر سہی لیکن اے مُصلح کیا عجب
کیمیا بن جاؤں میں ان کی نظر ہونے کے بعد

مصلح الدین راجیکی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حافظ عبدالحلیم صاحب

"مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است"

جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں آگے سے آگے بڑھ رہی ھے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے جہاں کئی قسم کے اخلاق کی جھلک آپ کی زندگی میں نظر آتی ہے وہاں اگر دیکھا جائے تو خدمت خلق اور دوسروں کی ہمدردی کا جذبہ آپ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔

آپ نے کس طرح غرباء کی دلجوئی اور زندگی کے ہر موڑ پر ان کی ہمدردی کی اور بنی نوع انسان کے لئے کیا کیا قربانیاں دیں ان کی تفصیل بیان کرنا کسی قدر مشکل ہے۔ لیکن یہ ضرور عرض کروں گا کہ آپ نے اپنا سب کچھ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے وقف کردیا شرائط بیعت میں بھی ایک شرط یہ رکھی کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ہمیشہ مشغول رہوں گا۔ آپ کی زندگی ہمدردی خلق' غریبوں اور مساکین کی مداد جیسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ ذرا اس واقعے کی طرف نظر دوڑایئے جس میں ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک غریب کے پاؤں میں جوتا نہیں ہے' حضرت مسیح موعود نے اپنا جوتا اسے پہنا دیا ہے اور خود ننگے پاؤں گھر تشریف لے آتے ہیں۔ آپ کے گھر میں دور و نزدیک سے آنے والے افراد اور غریب و مسکین عورتوں کا رش لگا ہوتا تھا اور آپ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر ان کی حاجات کو پورا فرماتے اور اگر ضرورت ہوتی تو انہیں دوائیاں بھی مرحمت فرماتے۔ آپ کے رفقاء عرض کرتے کہ حضور! آپ کا وقت بہت قیمتی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کا تو یہ اعلان تھا کہ "مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است۔" آپ فرماتے ہیں' میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں' ایک خدا کی توحید اور دوسرے اس کی مخلوق کی ہمدردی۔

حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ اور عملی نمونہ کی روشنی میں آپ کی جماعت میں مخلوق خدا کی خدمت اور ہمدردی کے جذبات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ آپ کے رفقاء اور آپ کے ماننے والوں نے کس طرح عمل کیا اور غرباء اور مستحقین کی کس انداز سے عملی طور پر خدمت کی اور انہیں سپورٹ کیا۔ بلکہ اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر ان کی تعلیمی اور دوسری ضروریات کا بیڑہ اٹھایا' اس کی چند مثالیں قارئین کی نظر کرتا ہوں تاکہ یہ نمونے نسل در نسل ہم میں قائم ہوتے رہیں۔

جماعت احمدیہ میں غریب اور نادار طلبہ کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے خلیفہ وقت اور مرکزی شعبہ تعلیم ہر قسم کی مدد کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے کیا گیا ایک سوال اور اس کا جواب ملاحظہ ہو۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت سکیم جاری کی تھی جو طالب علم اپنی یونیورسٹی وغیرہ میں ٹاپ کرتے تھے ان کو گولڈ میڈل دیا جاتا تھا۔ میرا سوال ہے کہ یہ ابھی تک جاری ہے یا نہیں۔

جواب گولڈ میڈل تو اب بھی دیا جاتا ہے مگر اب خدا کے فضل سے اس سے بہت زیادہ ہم مدد کرتے ہیں اور ایسے فنڈز مہیا ہو گئے ہیں پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یہ کیا کرتے تھے کہ اگر کوئی غریب طالب علم ہو۔ اور اس کا Potential اوپر ہو تو اس کو جماعت کی مدد دیا کرتے تھے مگر اب تو بہت زیادہ ہو گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چوہدری شاہ نواز صاحب اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے انہوں نے اپنے ابا کے نام پر ایک فنڈ مجھے مہیا کیا اور وہ مستقل ایک کارخانہ ہے اس کی آمد کا 1/3 یا جتنا بھی تھا۔ تجارت سے وہ مستقل وقف کر دی ہے اور اس کے اوپر انہوں نے کہا کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں خلیفہ وقت جو چاہے جس کو چاہے قرضہ دے دے اور روزانہ ایک دن بھی ایسا ناغہ نہیں ہوا کہ غریب طالب علموں کی میں نے اس سے مدد نہ کی ہو ایک دن بھی نہیں جاتا۔ آج ہی ایک طالب علم ملنے آیا تھا اس کے ماں باپ غریب تھے مگر قربانی کر رہے تھے انگلستان اونچی تعلیم کے لئے بھیج دیا تھا۔ بات بات پر اس کو رونا آ رہا تھا میں نے پتہ کیا بتاؤ روتے کیوں ہو وجہ کیا ہے اس نے کہا اس طرح میرے ابا وغیرہ کا حال ہے تو میں نے اس کو کہا کہ تم مجھ سے تعلیمی قرضہ لے لو پہلے تو بہت انکار کیا میں نے کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا انکار کا میں حکماً دے رہا ہوں تمہیں لازماً لینا چاہئے اپنے ابا کو لکھ دو خدا نے میرا انتظام کر دیا ہے اور واپسی کا جو خیال ہے یہ بھی بوجھ نہ رکھو اگر تمہیں تعلیم مل گئی اچھی اور دنیا کی کمائی ہوئی تو جب چاہو جتنا چاہو واپس کر دینا اکثر ایسے لوگ جو میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جو قرضہ ہو وہی واپس نہیں کرتے بلکہ اور بھی دیتے ہیں تاکہ ان جیسے غریب لوگوں کی اور مدد ہو اور فنڈ بڑھتا جاتا ہے کم ہونے کی بجائے تو یہ جماعت احمدیہ پر اللہ کا بہت فضل ہے۔

(روزنامہ الفضل 24 مارچ 2000ء)

عجیب قسم کا صابن

جماعت احمدیہ کے بطل جلیل حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ' عالمی عدالت کے جج اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل جیسے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود سادہ' کفایت شعار اور قانع وجود تھے۔ آپ کی زندگی کا اکثر حصہ غریبوں کے مسائل حل کرنے اور ان کی ہر قسم کی مدد میں گزرا۔ اس سلسلہ میں ایک صاحب بیان کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ میں آپ کے غسل خانے میں گیا تو میں نے وہاں پر ایک عجیب قسم کا صابن دیکھا۔ اس صابن کی کئی تہیں تھیں۔ میں نے پوچھا یہ عجیب قسم کا صابن آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟ مسکرا کر فرمانے لگے۔ جب صابن استعمال کرتے کرتے باریک سا رہ جاتا ہے اور مزید استعمال کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو میں نئے صابن کے ساتھ اس کو جوڑ دیتا ہوں۔ اس طرح بہت سے صابن جڑتے جڑتے یہ شکل بن گئی ہے۔

آپ کی اس حد درجہ بڑھی ہوئی کفایت شعاری کے موضوع پر میری ان سے ایک دفعہ گفتگو ہوئی۔ میں نے کہا چوہدری صاحب کفایت شعاری بجا لیکن یہ معمولی دو اڑھائی پونڈ کی بچت سے کیا بن جاتا ہے۔ فرمانے لگے تم جانتے ہو یہ ڈھائی پونڈ پاکستان پہنچ کر کتنی رقم بن جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ساٹھ ستر روپے کے لگ بھگ بن جاتے ہیں۔ فرمانے لگے جانتے ہو اس رقم سے ایک غریب خاندان کا بچہ پاکستان میں ایک ماہ پڑھائی جاری رکھ سکتا ہے۔ میرے ذرا سی تکلیف اٹھانے سے پاکستان میں کسی غریب بچے کا مستقبل سنور جائے تو مجھے اور کیا چاہئے! اور زندگی میں عام آسائشیں حاصل نہ کرنے سے ایک اور بڑا اہم فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کا نفس اس کے تابع رہتا ہے اور دنیا میں کچھ کر گزرنے اور خصوصاً خدمت دین کے معاملے میں اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتا۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 75)
(بحوالہ روزنامہ الفضل 12۔ اپریل 2000ء)

قدر مشترک

اسی طرح جماعت احمدیہ کے ایک اور قابل فخر فرزند محترم ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب پاکستان کے پہلے نوبل انعام یافتہ معروف سائنسدان تھے۔ آپ پوری دنیا میں جس قدر معروف تھے اسی قدر آپ میں عاجزی و انکساری تھی۔ اور آپ دوسرے لوگوں کی مدد کرنے میں ایک لمحہ بھی دیر نہیں کرتے تھے۔ ایک انٹرویو کا ایک حصہ ملاحظہ کریں:۔

سوال سائنس کی ترقی اور فروغ کے ساتھ ساتھ کیا ڈاکٹر صاحب عالم انسانیت سے بھی محبت کرتے تھے اور عام لوگوں کی مدد کرتے تھے۔

جواب ڈاکٹر سلام صاحب میں بہت بڑا وصف جو میں بہت عرصہ تک مشاہدہ کرتا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر سلام لوگوں کی مدد کرنے میں ایک لمحہ تاخیر نہیں کرتے تھے۔ ان کو کسی نے اپنا مسئلہ بتا دیا۔ ڈاکٹر صاحب فوراً جو کر سکتے تھے کرتے تھے اور ایسے بے شمار واقعات ہیں۔ مجھے کسی نے واقعہ سنایا کہ 1968ء میں کسی پاکستانی لڑکے کو امریکہ میں مزید تعلیم کے لئے داخلہ اور ایسوسی ایشن شپ مل گئی مگر اس کے پاس امریکہ جانے کا کرایہ نہیں تھا۔ اس نے ڈاکٹر سلام صاحب کو لکھا۔ ڈاکٹر صاحب نے فوراً اس کو امریکہ کے ٹکٹ کا بندوبست کر دیا۔ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بھی ڈاکٹر سلام صاحب نے بہت سے لوگوں کے کیریئر بنائے ہیں۔ لوگوں کی زندگیاں سنواری ہیں۔ ان ممالک میں بہت سے لوگوں کی تقرریاں اور ترقیاں ڈاکٹر صاحب کی سفارش پر ہوئی ہیں۔ یا اس لئے ہوئی ہیں کہ وہ لوگ ڈاکٹر سلام صاحب کے ادارے ICTP سے وابستہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت لوگوں کی مدد کی ہے اور لوگوں کی مدد کرنے میں بالکل تاخیر نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ہی رنگ و نسل یا مذہب و ملت کا واہمہ تک بھی دل میں لاتے۔

(بحوالہ ماہنامہ خالد ڈاکٹر عبدالسلام نمبر)

بقیہ صفحہ 1

اور اب جبکہ میں اس کے قریب ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ وہ بھی میری قربت کا خواہش مند ہے....اے کاش ایک دن ایسا آئے کہ اس کی طرح کے لوگ اکٹھے ہوں اور اللہ کے فضل سے اس قوم کی تقدیر بدل ڈالیں جس نے اپنے بہت سے مصائب کو بڑے صبر کے ساتھ برداشت کیا ہے اے کاش۔ اے کاش۔"

ایک اور صاحب لکھتے ہیں:۔

"میں نے اپنے دوستوں سے سنا تھا کہ وہ ایک صاحب فکر سادہ اور دلکش شخصیت ہے۔ وہ حالات کو بدل دینا چاہتا ہے۔ وہ اقرباء پروری سے نفرت کرتا ہے۔ اس نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لئے ملازمتوں کے دروازے بند کر دیئے ہیں.... مگر جب میں اس سے ملا تو میں نے اسے اس کی شہرت سے بھی زیادہ بڑا انسان پایا۔ ایک ایسا انسان جس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ جس کی آنکھیں مادرانہ شفقت سے چمکتی ہیں اور جو سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا چلا جاتا ہے۔" (ایسی بلندی ایسی پستی)

شاید مجھے اردو اخبارات پڑھنا چھوڑ دینا چاہئے۔

بشکریہ روزنامہ "دی نیوز"

انگریزی سے ترجمہ

تحریر خالد حسن، ترجمہ: مبشر احمد محمود ایم اے

بے ہنگم اردو صحافت

دنیا بھر میں اخبارات اپنے صفحہ اول پر چھ سے آٹھ تک خبریں شائع کرتے ہیں۔ ان میں سے بھی کم از کم آدھی تو اسی صفحہ پر مکمل کر دی جاتی ہیں اور باقی کو ان کی اہمیت کے اعتبار سے اسی صفحہ کے اندرون یا پشت پر بقیہ کے طور پر درج کیا جاتا ہے۔ یہ طریق کار بہت مناسب اور معقول ہے اور پاکستانی پریس بھی کسی زمانہ میں اسی آزمودہ فارمولا پر عمل کیا کرتا تھا۔ انگریزی زبان کے اخبارات تو ابھی تک اسی طریق پر عمل پیرا ہیں مگر اردو اخبارات تو یوں لگتا ہے اس معاملہ میں گویا ایک وحشت کا شکار ہیں۔

آپ کسی اردو اخبار کا صفحہ اول اٹھا کر دیکھئے آپ کو بے ہنگم خاردار جھاڑیوں سے لبریز کسی جنگل کا سا منظر دکھائی دے گا۔ ایک عام اوسط درجہ کے اردو اخبار کے صفحہ اول پر تیس سے پینتیس تک خبریں شائع کی جاتی ہیں بلکہ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ اس روز کی تمام ہی خبریں صفحہ اول پر ٹھونس دی جائیں، چاہے وہ قابل اشاعت ہوں یا نہ ہوں۔ نتیجۃً صفحہ اول کسی ایسی آبادی کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے جسے ابھی ابھی کسی شدید طوفان نے روند ڈالا ہو اور ہر طرف خبریں نہیں بلکہ خبروں کا ملبہ بکھرا پڑا ہو۔ کسی بھی خبر کا ابتدائی حصہ پڑھ لینے کے بعد اگر آپ اس کا آخری حصہ بھی پڑھنا چاہیں تو آپ کو اخبار کے اندرونی صفحات پر اس خبر کے بقیہ کا سیریل نمبر تلاش کرنا پڑے گا کیونکہ بقیہ جات خیر سے اس قدر زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں کہ انہیں باقاعدہ نمبر شماری کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ اس طرح کسی خبر کی آخری چند سطریں پڑھنے کے لئے آپ کو گویا ایک مہم سر کرنا پڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران ہزاروں ایسی خبریں ہوں گی جن کا بقیہ مجھے نہیں مل سکا اور ہزاروں ایسی ہوں گی جن کا بقیہ تو مجھے نظر آ گیا مگر خبر کی ابتداء کیا تھی، کچھ پتہ نہ چلا۔ یہ صورت حال سعادت حسن منٹو کے افسانے "بادشاہت کا خاتمہ" سے بہت مشابہ ہے جس میں کہانی کا ہیرو ایک ہی ناول کو بار بار پڑھتا ہے مگر اسے کبھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ ناول کے کردار بالآخر کس انجام سے دوچار ہوئے کیونکہ ناول کے آخری کچھ صفحات ہی غائب ہوتے ہیں۔

اردو اخبارات کی اس نوع کی ہیئت کا نتیجہ یہ ہے کہ اب قارئین کی اکثریت صرف سرخیاں پڑھنے پر ہی اکتفا کرتی ہے۔ قبل ازیں سرخیوں کی بھی زیادہ سے زیادہ ایک ذیلی سطر ہوا کرتی تھی مگر اب تو ہر بڑی خبر کے ساتھ پانچ، چھ ذیلی سرخیاں بھی ہوتی ہیں جو پوری خبر کا جامع خلاصہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتی ہیں۔ یوں اردو اخبارات اپنے ہی قارئین کے ساتھ یہ زیادتی کر رہے ہیں کہ ان کی اکثریت اسی خلاصہ پر مطمئن ہو کر مذکورہ واقعہ کی مزید تفصیلات جاننے میں دلچسپی ہی نہیں لیتی اور مکمل معلومات سے محروم رہ جاتی ہے۔ محض سرخیوں پر نظر ڈال لینا یا پوری خبر پڑھنا، دونوں بالکل مختلف باتیں ہیں۔ اہم حقائق و واقعات کے متعلق ہم پاکستانیوں کے سرسری رویہ اور مبہم معلومات کی ذمہ داری کسی حد تک اردو پریس کے مذکورہ طرز عمل پر بھی ڈالی جا سکتی ہے..... ہمارے ذوق اور عادات کو اس طرح بگاڑ دیا گیا ہے کہ یہ اب ناقابل علاج ہیں۔

اب آیئے اردو اخبارات میں چھپنے والے ان کالموں پر ایک نظر ڈالیں جو اخبارات نے خود اپنے اوپر مسلط کر رکھے ہیں اور جن کی تعداد بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ ان کالموں میں اکثر حکومت وقت کو ایسی نصائح کی جاتی ہیں جنہیں حکم یا وارننگ کہنا زیادہ بہتر ہوگا۔ ان کے موضوعات اکثر و بیشتر اس قدر ذاتی ہوتے ہیں کہ جن میں خود کالم نویس یا اس کے اہل خانہ کے علاوہ کسی دوسرے کو ذرہ بھر دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ کالم نویس نے گزشتہ رات کیا کھایا تھا، گزشتہ روز اسے لنچ کس نے کروایا تھا، اس کے تھرڈ کزن کا کیا نام ہے اسے کس کس نے خطوط لکھے ہیں اس کے بہترین دوست کون ہیں اور پوری دنیا کے لئے ان کے بارہ میں جاننا کیوں ضروری ہے۔ جس دن کالم نویس کے پاس لکھنے کو کچھ نہ ہو اس روز وہ اپنے محبوب قارئین کے خطوط شائع کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ تو کالم کی بجائے اپنی وہ تقریر ہی شائع کر دی جاتی ہے جو کالم نویس نے کسی موقع پر کسی جگہ کی ہوتی ہے۔ ایک بار تو ایک کالم نویس پورے تین دن تک اپنے ایک طویل انٹرویو ہی کو شائع کرتا رہا جو اس نے کہیں دیا تھا۔ غالب تو اس بات پر حیران تھا کہ

ع

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب

ہم اس بات پر حیران ہیں کہ ہمارے ان اردو کالم نویسوں کی جھوٹی انا اور خود پسندی کا اگلا قدم کہاں ہوگا!

کچھ عرصہ قبل ایک صوبہ کے سربراہ کی طرف سے کچھ کالم نویسوں کو ایک تفریحی دورہ کرائے جانے کے صلہ میں ایک ہی اخبار کے ایک ہی شمارہ میں اور ایک ہی صفحہ پر متعدد کالم نویسوں کے اپنے میزبان کی بھرپور تعریف و تحسین پر مشتمل کالم شائع ہوئے۔ مدح و ستائش کا انداز ایسا تھا کہ خود ان کے ممدوح کو بھی اس سے شدید پریشانی ہوئی ہوگی۔ کیا ان حضرات کو اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کہ ان کے قارئین ان سے کچھ نہ کچھ ذمہ دارانہ رویہ کی اور تھوڑے بہت شخصی اور پیشہ وارانہ وقار کی توقع رکھتے ہیں۔ ان ستائشی کالموں کے صرف دو اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:۔

"باکمال لوگ خال خال ہی ہوا کرتے ہیں۔ مگر وہ یقیناً ایک باکمال شخص ہے۔ جس خدا کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس طرح پرندہ شکاری سے بھاگتا ہے اسی طرح میں حکمرانوں کے قرب سے بھاگتا ہوں۔ مگر اس شخص سے نہیں۔ اس سے تو ملنے اور اسے جاننے کی میں شدید خواہش رکھتا تھا۔

باقی صفحہ 3 پر

ناصرات الاحمدیہ فرانس کا

سفر لندن

(5-اپریل تا 12-اپریل 2000ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناصرات الاحمدیہ فرانس کو پہلی بار موقعہ ملا کہ وہ جماعتی نظام کے تحت ایک گروپ کی شکل میں لندن جائیں۔ یہ گروپ 12 ناصرات اور ایک طفل، صدر لجنہ فرانس، سیکرٹری ناصرات اور ایک اور ممبر لجنہ پر مشتمل تھا۔ اس طرح کل تعداد قافلہ 16 تھی۔

یہ گروپ 5- اپریل بروز بدھ پیرس سے بذریعہ ٹرین روانہ ہو کر لندن پہنچا۔ جہاں صدر لجنہ برطانیہ کے تحت قیام و طعام کا بندوبست کیا گیا تھا۔

جمعرات 6- اپریل کو لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے زیر انتظام سنٹرل لندن کے مختلف اہم اور تاریخی مقامات کی سیر کروائی گئی۔

سات اپریل کو جمعۃ المبارک کا روز تھا۔ تمام ناصرات نے بیت الفضل لندن میں نماز جمعہ ادا کی۔ بعد ازاں بیت الفتوح، جو جماعت برطانیہ کا نیا مرکز ہے، کی سیر کروائی گئی۔

مورخہ 8- اپریل بروز ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی کلاس میں فرانس کی ناصرات و طفل نے بھی شمولیت کی سعادت حاصل کی اور نظمیں وغیرہ سنائیں۔

ناصرات الاحمدیہ لندن نے بھی فرانس کی ناصرات کی پذیرائی کی اور ایک پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام میں کچھ ممبرات لجنہ بھی شامل تھیں۔ "ناصرات الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر مندرجہ ذیل خواتین نے تقاریر کیں:

1- محترمہ مسز نسرین عبید اللہ-2- محترمہ مسز ناصرہ بشیر آرچرڈ 3- محترمہ مسز نسیم ڈلانو اصدر لجنہ فرانس۔

لندن کی ناصرات نے اس پروگرام میں کچھ کھیلوں کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔

مورخہ 9- اپریل بروز اتوار صبح یہ گروپ بروک وڈ میں احمدیہ قبرستان کی طرف گیا جہاں حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور دیگر احمدیوں کی قبروں پر دعا کی اور پھر قریباً ایک بجے یہ گروپ اسلام آباد (ٹلفورڈ) پہنچ گیا۔

اسلام آباد میں کچھ وقت ناصرات نے کھیل کود میں گزارا۔ پھر لجنہ و ناصرات کا ایک اجلاس بھی ہوا۔ تلاوت و نظم اور عہد دہرانے کے بعد محترمہ نسیم ڈلانو اصاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ دوران تقریر انہوں نے لجنہ اسلام آباد کی دعوت اور ان کے حسن سلوک کا ذکر کر کے ان کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ فرانس کی تاریخ اور لجنہ فرانس کی مساعی کا مختصراً ذکر کیا۔

شام کو واپس لندن پہنچ کر نماز مغرب میں شامل ہوئے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ کی مجلس عرفان میں شامل ہوئے۔

سوموار 10- اپریل کو شام چھ بجے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ناصرات و لجنہ فرانس نے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے سب کی خیریت دریافت کی اور از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ دئے۔ بعد ازاں ناصرات و لجنہ کے اس گروپ کو حضور ایدہ اللہ کے ساتھ فرانسیسی سوال و جواب کی مجلس میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس مجلس میں مترجم کے فرائض محترم جہانگیر غنی صاحب نے سرانجام دئے۔

منگل 11- اپریل کو یہ گروپ بریڈ فورڈ کی سیر کے لئے گیا۔

بدھ 12- اپریل کو قافلہ کی واپسی کا دن تھا۔ روانگی سے قبل بیت الفضل لندن میں تمام ممبرات نے اس سفر کے بخیر و خوبی گزرنے پر شکرانہ کے نوافل ادا کئے اور پھر روانہ ہو کر ریلوے سٹیشن آئے جہاں سے بذریعہ یوروسٹار ٹرین شام قریباً ساڑھے سات بجے بخیر و عافیت پیرس پہنچ گئے جہاں امیر فرانس اور بچوں کے والدین استقبال کے لئے موجود تھے۔

جماعتی انتظام کے تحت ناصرات کا ملک سے باہر یہ پہلا سفر تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت مفید اور معلوماتی اور کامیاب رہا۔ لجنہ اماء اللہ برطانیہ اور جماعت برطانیہ نے ہر طرح سے سب کے آرام کا خیال رکھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 جون 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں

گنِس بک آف ورلڈ ریکارڈز

اپنا دائرہ معلومات وسیع کیجئے

سب سے پہلے ہم آپ کو اس دور کی نہایت ہی دلچسپ۔ معلومات افزا اور ان گنت تعداد میں فروخت ہونے والی کتاب کا مختصر اور دلچسپ تعارف کراتے ہیں۔ اس کتاب کا نام دراصل ایک شخص آرتھر گنس (Arther Guinness) کے نام سے لیا گیا ہے۔ جس نے آئرلینڈ کے شہر ڈبلن Dublin میں 1759ء میں ایک فیکٹری کھولی جس کے نام کا پہلا لفظ گنس Guinness رکھا بعد میں آرتھر گنس کی اس ابتدائی کوشش نے وسیع کاروبار کی شکل اختیار کر لی۔ 1886ء میں آرتھر گنس سن اینڈ کمپنی لندن کی ایک مشہور لمیٹڈ کمپنی کے طور پر قائم کی گئی۔ گنس کاروبار سے منسلک دو ڈائریکٹرز کو سب سے پہلے یہ بات سوجھی کہ مختلف حلقوں میں عام طور پر چھڑ جانے والی یہ بحث کہ کس کس میدان میں کون سا شخص یا چیز منفرد اور اول مقام یا ریکارڈ رکھتے ہیں' کا تسلی بخش جواب اور فیصلہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ دو ہونہار جڑواں بھائیوں راس اور نارس میکورٹر
(Ross and Norris Mcwhirter)
(جو خود بھی اعلیٰ پائے کے ایتھلیٹ تھے) کو ایک ریکارڈ بک تیار کرنے پر مامور کیا گیا۔
ان دونوں بھائیوں کی کاوش کا نتیجہ
The Guinness Book of Records
کی شکل میں نمودار ہوا۔ یہاں یہ عرض کرنا بے محل نہ ہوگا کہ ہمارے ہاں اچھے پڑھے لکھے طبقے میں بھی اس کتاب کو گنس بک کی بجائے "گینز بک" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جو کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ یہ لفظ Guinness (گنس) ہے۔ نہ کہ گینز۔

آغاز کیسے ہوا

دراصل متذکرہ بالا دونوں بھائی راس اور نارس اپنے سکول کے زمانہ سے ہی ایسی غیر معمولی چیزوں کی لسٹ تیار کرنے میں دلچسپی لیتے تھے جیسا کہ دنیا کے بڑے بڑے جہاز کون سے ہیں اور سب سے اونچے پہاڑ کہاں پر واقع ہیں۔ اس لئے جب ریکارڈ بک لکھنے کا کام ان کے سپرد کیا گیا تو ان کے پاس کافی مواد پہلے سے ہی موجود تھا۔ آخر ایک سال کی کٹھن تحقیق کے بعد اگست 1955ء میں اس کتاب کا 198 صفحات پر مشتمل پہلا ایڈیشن شائع ہوا جسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور کرسمس (ماہ دسمبر) سے پہلے پہلے یہ برطانیہ میں فروخت ہونے والی نمبر 1 کتاب بن گئی۔

کامیابی کی کوئی حد ہے

اب اس کتاب کا انگریزی ایڈیشن چالیس سے زائد ممالک میں شائع کیا جاتا ہے اور انگریزی کے علاوہ یہ کتاب کوئی سینتیس (37) دوسری زبانوں میں شائع ہوتی ہے۔ 1994ء میں دنیا بھر میں اس کتاب کی ساڑھے سات کروڑ کاپیاں فروخت ہوئیں۔ جبکہ آئندہ چند سالوں میں یہ تعداد 10 کروڑ تک پہنچ جانے کا اندازہ ہے۔ بہرحال عالمی ریکارڈ تیزی اور تواتر سے بدلتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں عظیم تبدیلی اور ترقی کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ جیسا کہ دنیا کے حیرت انگیز سپر کمپیوٹر اور انٹرنیٹ وغیرہ۔ اس وقت ہمارے سامنے گنس بک آف ریکارڈ 2000ء کا ایڈیشن موجود ہے۔ قارئین کرام کے لئے ہم مختلف صفحات سے کچھ دلچسپ اور معلومات افزاء مواد پیش کر رہے ہیں۔ ہمارے نوجوان ان حیرت انگیز معلومات سے فائدہ اٹھا کر اپنے دوستوں کی مجلس میں بحث کی گرما گرمی کو علم کی روشنی میں ڈھالنے کا باعث بن سکتے ہیں اور یہ علم و دانش کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

ہے وہی عظیم جس نے نئی شمع اک جلا دی

I - سائنس سیکشن

1- سب سے زیادہ درجہ حرارت

انسان نے جو سب سے زیادہ درجہ حرارت پیدا کیا ہے وہ 510 ملین (5 کروڑ) سینٹی گریڈ یا 950 ملین (ساڑھے نو کروڑ) فارن ہائیٹ ہے یعنی سورج کے مرکزی حصہ سے 30 گنا زیادہ!!! یہ زبردست درجہ حرارت 27 مئی 1994ء کو پرنسٹن پلازما فزکس لیبارٹری نیو جرسی امریکہ میں پیدا کیا گیا۔

2- سب سے بڑا ستارہ

سب سے بڑے ستارے (Betelgeuse) کا قطر 980 ملین (اٹھانوے کروڑ کلو میٹر یعنی 610 ملین (اکسٹھ کروڑ) میل ہے گویا یہ سورج سے 700 گنا بڑا ہے۔

3- سب سے بڑا چاند

ہمارے نظام شمسی کا سب سے بڑا چاند سیارہ مشتری کے مدار کا Ganymede ہے جس کا قطر پانچ ہزار دو سو اڑسٹھ (5268) کلو میٹر (تین ہزار دو صد تہتر (3273) میل) ہے۔ اس کی کمیت ہمارے چاند کے دوگنے سے بھی زیادہ ہے۔

4- حرارت برداشت کرنے میں اول نمبر پر

اپریل 1993ء میں ایک پیچیدہ مواد Nfaar کے متعلق پہلی بار انکشاف کیا گیا۔ اسے انگلینڈ کے مارس وارڈ (Maurice Ward) نے ایجاد کیا اور یہ غیر معمولی (Plasma Temperatures) درجہ حرارت یعنی دس ہزار سنٹی گریڈ یا (18032 F) تک برداشت کر سکتا ہے۔

5- روشنی کا سب سے طاقتور ذریعہ

احتراق کے عمل سے روشنی پیدا کرنے والے ذرائع میں سب سے طاقتور 313 کلو واٹ کا آرگون (Argon) گیس کا لیمپ ہے۔ جس کی طاقت 1.2 ملین کینڈل (روشنی کی تیزی ماپنے والی اکائی) ہے۔ اسے کینیڈا کی ریاست برٹش کولمبیا کی ورٹیک (Vortek) انڈسٹریز نے مارچ 1984ء میں آخری شکل دی۔

6- سب سے بڑا جنریٹر

سب سے بڑا ڈی۔ سی (ڈائریکٹ کرنٹ۔ یعنی براہ راست بجلی کی رو مہیا کرنے والا)۔ جو مجموعی طور پر 51300 K W (کلو واٹ) کی گنجائش رکھتا ہے۔ جاپان کی معروف متسو بشی الیکٹرک (Mitsubishi Electric) نے تیار کیا اور اسے مئی 95ء میں جاپان اٹامک انرجی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں نصب کیا گیا۔ جنریٹر کی لمبائی 16.5 میٹر (54 فٹ) ہے اور یہ 353 ٹن وزنی ہے۔

7- سب سے بڑا سائنسی آلہ

اس آلے کا مختصر نام L E P ہے جو سوئٹزر لینڈ کے شہر جنیوا میں سرن (Cern) کے مقام پر سائنسی سامان سٹور کرنے والا ایک رِنگ (گول دائرہ) ہے جس کا محیط 27 کلو میٹر (سترہ میل) ہے۔ اس رِنگ کا قطر 3.8 میٹر (ساڑھے بارہ فٹ) ہے۔ اس میں ساٹھ ہزار ٹن سے زائد ٹیکنیکل سامان نصب کیا گیا ہے۔

8- تیز ترین سگنل

1996ء میں جرمنی کی کلون (Cologne) یونیورسٹی کے ماہرین طبیعات نے اعلان کیا کہ انہوں نے وہ کام انجام دیا ہے جسے مشہور سائنس دان آئن سٹائن کے نظریۂ اضافت نے ناممکن قرار دیا تھا۔ یعنی انہوں نے روشنی کی رفتار سے زیادہ تیز رفتار سگنل بھیجا ہے۔

9- طویل ترین گرہن

سب سے طویل سورج گرہن (جس وقت چاند کا گزر سورج اور زمین کے درمیان ہوتا ہے) کا جو عرصہ ممکن ہو سکتا ہے وہ سات منٹ اور 31 سیکنڈ ہے۔ موجودہ دور میں طویل ترین سورج گرہن 1955ء میں فلپائن کے مغربی علاقہ میں واقع ہوا جس کا عرصہ سات منٹ آٹھ سیکنڈ تھا اور باور کیا جاتا ہے کہ طویل ترین سورج گرہن میں سے ایک 2186ء میں اوقیانوس کے وسطی علاقہ میں لگے گا جس کا دورانیہ 7 منٹ 29 سیکنڈ ہوگا۔

سب سے طویل چاند گرہن (جب چاند کا گزر زمین کے سائے میں ہوتا ہے) کا امکانی عرصہ ایک گھنٹہ 47 منٹ ہے۔ یہ 16 جولائی 2000ء کو شمالی امریکہ کے مغربی ساحل پر دیکھا جا سکے گا۔

II - حیوانات کی دنیا

1- دنیا کا سب سے بڑا جانور

نیلگوں وھیل کا وزن پیدائش کے وقت تین ٹن Tonne (ایک امریکی ٹن میں 2000 پونڈ ہوتے ہیں) اور بارہ ماہ کی عمر میں اس کا اوسط وزن 26 ٹن ہو جاتا ہے۔ اب تک سب سے وزنی یعنی 190 ٹن وزن کی مادہ نیلگوں وھیل 1947ء میں شکار کی گئی۔

2- دودھ پلانے والے جانوروں میں سب سے

بلند قامت جانور

نر زرافہ تقریباً 5.5 میٹر (18 فٹ) کی اونچائی تک پہنچ جاتا ہے۔ ریکارڈ کے مطابق سب سے بلند قامت زرافہ 5.88 میٹر یعنی 19 فٹ تھا جو 1969ء میں انگلینڈ کے چیسٹر چڑیا گھر (Chester Zoo) میں دم توڑ گیا۔

3۔ سب سے بڑا گوریلا

مشرقی کانگو میں پایا جانے والا گوریلا جب اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتا ہے تو اس کی اونچائی 1.75 میٹر (5 فٹ 9 انچ) ہوتی ہے اور وزن 163.4 کلو گرام (25 سٹون دس پاؤنڈ) ہوتا ہے۔

4۔ طویل ترین عمر پانے والا بندر

دنیا کا سب سے عمر رسیدہ بندر سفید گلے والا بوبو (BoBo) نامی تھا جس کی موت 10۔ جولائی 1988ء کو 53 سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ لمبی دم والی قسم وسطی اور جنوبی امریکہ میں پائی جاتی ہے۔

5۔ ناپید ہونے والے شیر

اس وقت شیر کی جو قسم سخت خطرے میں ہے وہ Sumatran Tiger ہے جو جنگلوں میں صرف بیس عدد کے قریب باقی ہیں۔ لگتا ہے کہ مستقبل قریب میں یہ قسم بالکل معدوم ہو جائے گی جس طرح کیسپیئن Caspian ٹائیگر سن ستر کی دہائی میں دنیا سے ناپید ہو گیا تھا۔ ناپید ہونے کی دو بڑی وجوہات شکار اور نشوونما کے لئے قدرتی ماحول کا میسر نہ آنا ہے۔

6۔ سب سے بڑا پرندہ

موجودہ پرندوں میں سے دنیا کا سب سے بڑا پرندہ شتر مرغ ہے۔ نہ اڑنے والا یہ نر پرندہ 2.75 میٹر (نو فٹ) اونچا اور 156.5 کلو گرام وزنی ہو سکتا ہے۔

7۔ اوزاروں کو استعمال کرنے والے چمپینزی

گوریلے سے ملتے جلتے افریقی چمپینزی (Chimpanzee) اوزار بنانے اور استعمال کرنے کی مہارت میں انسانوں کے بعد سب سے آگے ہیں۔ وہ تنکوں اور چھوٹی چھوٹی شاخوں کی مدد سے دیمک کو باہر نکال لیتے ہیں۔ پتھروں کے ذریعہ ڈرائی فروٹ کو توڑ کر مغز نکالتے ہیں۔ نوکدار شاخوں سے خول میں پھنسے ہوئے خشک پھل کے ٹکڑوں کو حاصل کرتے ہیں اور پتوں سے کپڑے کا کام لے کر اپنے جسم سے گرد پونچھ لیتے ہیں اور پانی حاصل کرنے کے لئے ان پتوں کو بطور اسفنج استعمال کرتے ہیں۔

III ۔ طاقت کا مظاہرہ

1۔ دو جہازوں کو روک لیا

الف۔ 20 جولائی 1997ء کو آسٹریلیا کے مقام ھروے بے (Hervey Bay) پر اوٹو ایکران (Utto Acron) نامی طاقتور شخص نے دو عدد 300 ہارس پاور کے جہازوں کو ایک دوسرے کے مخالف سمت میں فضا میں بلند ہونے سے تقریباً 15 سیکنڈ تک روکے رکھا۔

ب۔ اکتوبر 1997ء میں آسٹریلیا کے سڈنی ائیر پورٹ پر ڈیوڈ ہکسلے (David Huxley) ایک ہاتھ سے 187۔ ٹن وزنی بوئنگ 747 جہاز کو 91 میٹر (298 فٹ 6 انچ) تک کھینچ کرلے گیا۔

ج۔ آسٹریلیا کے شہر سڈنی کا باشندہ گرانٹ ایڈورڈز (Grant Edwards) 4 اپریل 1996ء کو 201 ٹن وزنی ریل گاڑی کو ریلوے لائن پر ایک ہاتھ سے کھینچتا ہوا 36.8 میٹر (120 فٹ 9 انچ) کے فاصلے تک لے گیا۔

2۔ دانتوں سے سب سے زیادہ وزن کھینچنے والا شخص

آرمینیا کا رابرٹ (Robert Galstyan) 21 جولائی 1992ء کو روس کے شہر ماسکو میں ریل کے دو ڈبوں کو اپنے دانتوں سے کھینچتا ہوا ریلوے لائن پر 7 میٹر (23 فٹ) کے فاصلے تک لے گیا۔ ان کا مجموعی وزن 219 ٹن تھا۔

3۔ دانتوں سے سب سے زیادہ وزن اٹھانے والا

بلجیئم کے باشندہ والٹر (Walter Feuille) نے فرانس کے شہر پیرس میں 31 مارچ 1990ء کو 281.5 کلو گرام (620 پونڈ 10 اونس) وزن سطح زمین سے 17 سینٹی میٹر (سوا چھ انچ) اوپر اٹھانے کا مظاہرہ کیا۔

4۔ اینٹوں کا سب سے بھاری وزن اٹھانے والا

انگلینڈ کے فریڈ برٹن (Fred Burton) نے 5۔ جون 1998ء کو بیس اینٹیں، جن کا کل وزن 102.73 کلو گرام بنتا تھا، دو سیکنڈ تک اٹھائے رکھیں۔

5۔ تعداد میں سب سے زیادہ اینٹیں اٹھانے والا

1992ء میں رسل بریڈلے (Russell Bradley) نے ریکارڈ قائم کرتے ہوئے 31 اینٹیں میز سے اٹھا کر دو سیکنڈ تک اپنے سینے کی اونچائی تک اٹھائے رکھیں۔

6۔ طاقتور ترین کان

جارجیا کے ڈمٹری (Dimitry Kinkladze) نے اپنے کانوں کے ساتھ 48 کلو گرام کا وزن دس منٹ تک اٹھائے رکھا۔ ان میں سے 32 کلو گرام کا وزن اس کے بائیں کان پر لٹک رہا تھا اور 16 کلو گرام کا وزن دائیں کان پر لٹک رہا تھا۔ طاقت کا یہ مظاہرہ 2۔ نومبر 1997ء کو ہوا۔

7۔ سر پر لٹکائی جانے والی سب سے وزنی کار

سب سے وزنی کار کو سر پر بیلنس کرنے کا عالمی ریکارڈ جان ایونز (John Evans) کا ہے۔ اس نے 4۔ نومبر 1997ء کو یو۔ کے میں ایک شیورلیٹ گاڑی جس کا وزن 158.76 کلو گرام تھا، بارہ سیکنڈ تک اپنے سر پر لٹکائے رکھی۔ جان نے کئی ریکارڈ قائم کئے ہیں اور وہ گنیس ورلڈ ریکارڈ ٹی۔ وی شوز میں باقاعدگی سے حصہ لیتا رہتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا بھر میں مضبوط ترین گردن کا مالک ہے۔ اس نے اپنے قائم کئے گئے ریکارڈ کو توڑنے والے کے لئے 2000 پونڈ (3315 ڈالر) کا انعام رکھا ہوا ہے۔

8۔ پھیپھڑوں کی طاقت کا عظیم ترین مظاہرہ

1994ء میں مانچسٹر (یو۔ کے) کے نکولس مین (Nicholas Mason) نے ایک کلو گرام وزنی غبارے کو 45 منٹ اور 2.5 سیکنڈ میں منہ کے ذریعہ ہوا بھر کر 2.44 میٹر (8 فٹ) نصف قطر کا بنا دیا۔

9۔ سب سے بھاری پتھر کس نے اٹھایا

Mieltxo Saralegi نے 7۔ فروری 1998ء کو سپین کے اکھاڑے میں ایک مستطیل پتھر، جس کا وزن 327 کلو گرام تھا، اٹھانے میں صرف 18 سیکنڈ لگائے۔ طاقت کا اس طرح کا مظاہرہ سپین کی قدیم کھیلوں کا ایک حصہ ہے۔

IV۔ اشیاء جمع کرنے والوں کا ریکارڈ

1۔ جیٹ لڑاکا طیارے جمع کرنا

فرانس کے ایک کاروباری شخص مائیکل پونٹ (Michel Pont) نے ذاتی طور پر ایک سو جیٹ لڑاکا طیارے جمع کر رکھے ہیں جن میں برطانیہ کے ویمپائر، روس کے مگ اور فرانس کے نادر طیارے میراج 4 شامل ہیں۔ مائیکل نے 1986ء میں جیٹ فائٹرز جمع کرنے شروع کئے تھے۔ اس سے پہلے اس نے 1958ء میں موٹر سائیکلیں جمع کرنی شروع کی تھیں جبکہ 1970ء میں اس نے کاریں جمع کرنے کا مشغلہ شروع کیا۔ جنوری 1998ء تک 66 سالہ مائیکل نے مختلف ستر جیٹ لڑاکا جہاز، پانچ سو موٹر سائیکل اور کئی قسم کی ریسنگ کاریں جمع کر لی تھیں۔

2۔ پاسپورٹوں کا انبار

بلجیئم کے شہر برسلز کے شہری گائی وین کیر (Guy Van Keer) کے پاس چار ہزار دو سو ساٹھ پاسپورٹ اور دوسرے سفری کاغذات جو پاسپورٹ کے متبادل کے طور پر استعمال ہوئے، موجود ہیں۔ ان سفری دستاویزات کا تعلق 130 مختلف ممالک سے ہے اور ان کا اجراء 1615ء سے لے کر اب تک کے عرصہ میں ہوا۔

3۔ بال پوائنٹ کا سب سے بڑا ذخیرہ

جرمنی کی اینجلیکا (Angelica Unverhav) نے 168,700 بال پوائنٹ قلم (Ball Point Pen) جمع کر رکھے ہیں۔ یہ قلم 137 مختلف ممالک کے بنے ہوئے ہیں۔ اس نے یہ مشغلہ تقریباً نو سال پیشتر اپنایا۔ اس میں سب سے مہنگا قلم سونے اور پلاٹینم کا بنا ہوا ہے اور اس کی قیمت پانچ سو ڈالر ہے۔

3۔ مووی کیمرے

یونان کے شہر ایتھنز کے باشندے ریٹائرڈ پوسٹ مین Pistiola نے 440 مووی کیمرے جمع کر رکھے ہیں۔ یہ 1901ء سے لے کر حال تک کے ماڈلز سے متعلق ہیں۔

4۔ ہتھکڑیوں کا ذخیرہ

انگلینڈ کے ایک لوہار کرس گوور (Chris Gower) نے ہتھکڑیوں کی 412 جوڑیاں اکٹھی کر رکھی ہیں۔ اس نے یہ مشغلہ

باقی صفحہ 7 پر

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کو اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے

چین نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے اینٹی میزائل نظام نصب کیا تو اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے یہ نظام ہماری سلامتی کیلئے انتہائی خطرناک ہے۔ کسی صورت خاموش نہیں رہ سکتے۔ آرمز کنٹرول کے چینی ڈائریکٹر شاژو کانگ نے کہا کہ امید ہے امریکہ چین کی سلامتی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نظام کی تنصیب کا فیصلہ بدل دے گا۔ ہم کسی ایٹمی دوڑ میں شریک نہیں ہونا چاہتے نہ اپنے وسائل ہتھیاروں پر ضائع کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس نظام پر خاموش نہیں رہیں گے بلکہ امریکہ نے نظام نصب کیا تو ہم مزید میزائل نصب کر دیں گے۔ خود کو درپیش خطرات سے نبٹنے کے لئے روس کے ساتھ مل کر دفاعی منصوبے بنائیں گے۔

بھارت میں مون سون کی تباہی

بھارت میں مون سون نے تباہی مچادی ممبئی میں مرنے والوں کی تعداد 100 ہو گئی۔ گجرات میں 7- ہلاک ہو گئے۔ ممبئی میں مٹی کے تودے تلے 300- افراد دبے ہوئے ہیں۔ مزید کسی کے بچنے کی امید بہت کم ہے۔ دس سالوں میں گرنے والا یہ سب سے خطرناک تودہ ہے۔ سکولوں اور کالجوں نے پناہ گاہ کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ گجرات میں بارشوں نے 22 سالہ ریکارڈ توڑ دیا۔

عیسائی پرنسپل ہلاک

بھارت میں ایک اور عیسائی جو سکول کے پرنسپل تھے انتہا پسندوں کی بھینٹ چڑھ گئے وہ موٹر سائیکل پر سکول جا رہے تھے کہ ان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

اونچی ذات کے چار ہندو قتل

بہار میں اونچی ذات کے چار ہندو زمینداروں کو قتل کر دیا گیا۔ 50 مسلح افراد رات گئے۔ بکیر نامی گاؤں میں داخل ہوئے اور اونچی ذات کے چار ہندوؤں کو قتل کر دیا۔ پولیس نے شک ظاہر کیا ہے کہ اس قتل کا ذمہ دار بھی بائیں بازو کا "پیپلز وار گروپ" ہے۔ یہ گروپ بہار کے بے زمین کسانوں کی حمایت کرتا ہے۔

امریکہ ویت نام تجارتی معاہدہ

25 سال کے بعد امریکہ اور ویت نام میں تجارتی تعلقات بحال کرنے کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ صدر کلنٹن نے اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ماضی کے زخموں پر مرہم رکھنے کی طرف اہم قدم ہے۔ اس سمجھوتے پر امریکی کانگرس میں بحث ہوگی۔ تاہم ٹائم ٹیبل ترتیب نہیں دیا گیا۔ یاد رہے کہ 25 سال قبل امریکہ نے اس علاقے کو اپنے قبضے میں کرنے کیلئے بے انتہا ظلم کئے مگر آخر کار اسے وہاں سے ذلت کے ساتھ نکلنا پڑا۔

فجی میں انتظامی اختیارات صدر کے حوالے

فجی میں انتظامی اختیارات صدر کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ باغی لیڈر جارج سپیٹ کے ایک اور حلیف کو نائب صدر نامزد کر دیا گیا ہے۔ باغیوں نے ہتھیار فوج کے حوالے کر دیئے۔ باغی لیڈر نے کہا ہے کہ کلیدی عہدوں پر باہر سے افراد کی تقرری برداشت نہیں ہوگی۔ سابق وزیراعظم بھارتی نژاد مہندرا چوہدری نے کہا ہے کہ میں سیاست میں کردار ادا کر سکتا ہوں۔ آسٹریلیا نے فجی کی صورت حال پر پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دے دی ہے اور اپنے شہریوں کو فجی سے نکل جانے کی ہدایت کی ہے۔

بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے 15 کارکن گرفتار

بنگلہ دیش کے جنوبی ساحلی شہر چاٹگام میں حکمران عوامی لیگ کی طلباء تنظیم بنگلہ دیش سٹوڈنٹ لیگ کے دس افراد کے قتل کے بعد پولیس نے جماعت اسلامی کی طلبہ تنظیم اسلامی چھاترو کے 15- کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس سے طلباء تنظیموں کے درمیان صورت حال بے حد کشیدہ ہو گئی ہے۔ دونوں تنظیموں کے درمیان جھڑپیں روکنے کے لئے پولیس اور نیم فوجی دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔

یونان میں آگ

یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے مختلف علاقوں میں شدید گرمی کی وجہ سے لگنے والی آگ تیز ہوا کی وجہ سے پھیلتی جا رہی ہے۔ دو دن پہلے مقامی حکام نے اعلان کیا تھا کہ زیادہ تر علاقوں میں آگ پر قابو پا لیا گیا ہے۔

آسام میں علیحدگی پسندوں کا حملہ

بھارت کی شمال شرقی گڑبڑ زدہ ریاست آسام میں باغیوں نے تیل صاف کرنے والے کارخانے کو تباہ کرنے کیلئے مارٹر گولوں سے حملہ کر دیا۔ لیکن یہ حملہ کامیاب نہ ہو سکا۔

بقیہ صفحہ 6

1968ء میں شروع کیا۔

Swatch-5 گھڑیوں کا مجموعہ

اٹلی کے شخص Barin Delli نے مختلف نمونوں کی 3524 گھڑیاں جمع کر رکھی ہیں۔ وہ 2000ء میں سواچ میوزیم (Swatch Museum) کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم حافظ سعید الرحمن صاحب مربی سلسلہ کے ماموں مکرم محمد رفیق ثاقب صاحب لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ان کے دل کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ حفیظہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم خالد محمود صاحب منڈی بہاؤالدین سر میں شدید درد اور جگر میں خرابی کے باعث بیمار ہیں احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سید محمد امین گردیزی صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کے برادر نسبتی سید محمد احمد گردیزی نیشنل سیکرٹری مال جرمنی کو گزشتہ دنوں دل کا دورہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے بائی پاس آپریشن کے لئے کہا ہے۔ آئندہ ہفتہ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری نصراللہ خان صاحب سراء- امیر جماعت احمدیہ ضلع ساہیوال لکھتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی محترمہ فتح بی بی صاحبہ بیوہ حاجی رسول بخش صاحب سراء مرحوم آف دوڑ ضلع نواب شاہ سندھ 3- جولائی 2000ء کو وفات پا گئی ہیں مرحومہ کی عمر 95 سال تھی۔ آپ موصیہ تھیں۔ اس لئے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ربوہ اور بیرون سے آمدہ کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ مال آمدنے دعا کرائی۔

مرحومہ کا ابتدائی تعلق چک L-6/11 ضلع ساہیوال تھا۔ وفات سے پچیس سال قبل فریضہ حج کی سعادت خدا تعالیٰ نے خاوند کے ہمراہ عطا فرمائی۔ میاں بیوی اپنے لئے دو کفن آب زمزم سے تر کر کے بڑے خلوص اور تقدس کے ساتھ ہمراہ لائے۔ ایک سال کے وقفے کے بعد دونوں میاں بیوی یہی کفن پہن کر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحومہ منکسر المزاج اور انتہائی صابر و شاکر اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ احمدیت سے خصوصی لگاؤ تھا۔ نمازی اور دعا گو خاتون تھیں۔ نوافل کی ادائیگی کی طرف خصوصی رغبت تھی۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے خاص فضل سے اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

رپورٹ انگلش لینگویج کلاس

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ کے تحت 1999ء میں انگریزی زبان صحیح تلفظ اور لب و لہجہ کے ساتھ سیکھنے کے لئے ایک کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کلاس 15- جولائی 99ء تا 15- اکتوبر 99ء جاری رہی۔ اس میں کل آٹھ طالبات شامل ہوئیں۔ یہ کلاس دارالنصر وسطی کی بیت الذکر میں لگائی گئی۔ اس کلاس کو سرٹیفکیٹ لیول کی زبان سکھانے کے لئے شروع کیا گیا جو اللہ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہی۔ کلاس میں زبانی گفت و شنید کے ساتھ آڈیو کیسٹ کی مدد بھی لی گئی۔ ٹیکسٹ بک نصاب کے طور پر آکسفورڈ یونیورسٹی کے شائع شدہ ایک کورس میں منتخب حصہ پڑھایا گیا۔ کلاس کو کامیابی سے مکمل کرنے والی طالبات میں سندات بھی تقسیم کی گئیں۔ اس کلاس میں استاد کے فرائض مکرم احمد مستنصر قمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے ادا کئے اور بہت محنت اور توجہ سے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ایسے مفید پروگرام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

اجلاس تقسیم انعامات واقفین نو محلہ نصیر آباد۔
حلقہ عزیز

○ مورخہ 5- جولائی 2000ء کو محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز کی بیت الذکر میں بعد نماز عصر محلہ کے واقفین نو کا اجلاس عام ہوا۔ جس میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ مکرم وکیل صاحب وقف نو نے اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔

عزیز منیب احمد نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور عزیزہ امۃ الحفیظ نے نظم سنائی۔ جس کے بعد مقابلہ جات کی مختصر رپورٹ پیش کی گئی۔

مکرم وکیل صاحب وقف نو نے والدین کو بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز بچوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی خدمت کی بھی تاکید کی۔

خطاب کے بعد آپ نے انعامات تقسیم کئے۔ اور دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

اس اجلاس میں 134 بچے اور 48 والدین نے شمولیت کی۔

موسم کی شدت اور بجلی بند ہو جانے کے باوجود حاضرین نے نہایت توجہ سے ساری کارروائی سنی۔

(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆☆☆

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 17۔جولائی۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 سنٹی گریڈ
سوموار 17۔جولائی غروب آفتاب۔ 7-17
منگل 18۔جولائی طلوع فجر۔ 3-36
منگل 18۔جولائی طلوع آفتاب 5-13

پاکستان نے امریکی موقف مسترد کردیا

پاکستان نے دہشت گردی پر حالیہ امریکی تشویش مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ بھارتی پراپیگنڈہ سے متاثر دکھائی دیتا ہے۔ وزیر اطلاعات جاوید جبار نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکی تشویش بھارت کی طرف سے فراہم ناکافی اطلاعات کی بنیاد پر ظاہر کی گئی ہے جو پاکستان کا مخالف ہے۔ جس کا مقصد پاکستان کو بدنام کرنا اور عالمی برادری میں پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چند ماہ کے دوران ہم نے دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے بہت کچھ کیا ہے۔

پنجاب اور بلوچستان میں طوفانی بارشیں

لاہور سمیت پنجاب کے کئی علاقوں میں موسلا دھار بارش نے تباہی مچادی ہے۔ 6 گھنٹے کی مسلسل اور شدید بارش سے شہر کی بڑی بڑی اہم شاہراہوں پر دو دو تین فٹ پانی کھڑا ہونے سے ٹریفک کا نظام معطل ہو کر رہ گیا۔ جبکہ نشیبی علاقوں میں بارش کا پانی لوگوں کے گھروں میں داخل ہو گیا۔ اطلاعات کے مطابق بلوچستان کے بعض علاقوں میں بھی طویل خشک سالی کے بعد بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ جس سے گرمی کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ ندی نالوں میں شدید بارش کے بعد طغیانی آنے اور سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

پاکستان مداخلت نہ کرے۔ ملا عمر

افغانستان کی طالبان حکومت نے کہا ہے کہ پاکستان اسامہ بن لادن کے معاملے میں مداخلت نہ کرے کیونکہ یہ امریکہ اور افغانستان کا آپس کا معاملہ ہے۔ بی بی سی کو خصوصی انٹرویو میں طالبان رہنما ملا عمر نے اسامہ بن لادن کے معاملے میں کسی بھی قسم کی سودے بازی سے انکار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو اس کے نتیجہ میں ان کی اسلامی حکومت کی ساکھ پر برا اثر پڑے گا۔

119 مذہبی شخصیات کو مسلح گارڈ کی فراہمی

پنجاب حکومت نے لاہور میں مقیم 119 مذہبی شخصیات کے تحفظ کیلئے پولیس کے 126 مسلح حفاظتی گارڈ تعینات کر دیئے ہیں۔ 7 رہنماؤں کو تو باقاعدہ حفاظت کیلئے سکواڈ دیئے گئے ہیں۔ حساس مساجد اور امام بارگاہوں پر اور رہائش گاہوں پر تعینات کئے جانے والے حفاظتی گارڈز اس کے علاوہ ہیں۔

سستا اور فوری انصاف

لاہور ہائیکورٹ کے نئے چیف جسٹس مسٹر جسٹس فلک شیر نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ ملک، قوم اور اداروں کی بہتری کیلئے اپنا کردار ادا کریں گے۔ وہ اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد صحافیوں سے غیر رسمی بات چیت کر رہے تھے۔

صوبائی انتخابات کیلئے ہوم ورک

پنجاب کے گورنر نے کہا ہے کہ صوبے میں صوبائی انتخابات کیلئے ہوم ورک شروع کر دیا گیا ہے۔ تاہم یہ انتخابات مختلف اضلاع میں بلدیاتی اداروں اور ضلعی اسمبلیوں کے انتخابات کے بعد کرائے جائیں گے۔ وہ گورنر ہاؤس میں چیف جسٹس کی تقریب حلف برداری کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

قومی لٹیروں کو دنیا کے آخری کونے سے پکڑ لائیں گے

پاکستان کے چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ قومی دولت لوٹنے والوں کو دنیا کے آخری کونے سے بھی پکڑ کر لائیں گے وہ لوگ بھاگ سکتے ہیں لیکن چھپ نہیں سکتے۔ انہوں نے کہا ملک میں وسائل کی کمی کی اصل وجہ سیاستدانوں کی کرپشن ہے جنہوں نے کروڑوں ڈالر دوسرے ملک منتقل کر دیئے۔ یہ بات انہوں نے ایک غیر ملکی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ' سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن : بخارا۔ اصفہان۔ شجر کار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ

Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net

احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12 ٹیگور پارک
نکلسن روڈ لاہور
عقب شوبراہوٹل

CPL 51